سوال

(103) یتیم کے مال سے زکوۃ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی وفات ہوگئی اور اس نے اپنے پیچھے مال اور کچھ یتیم چھوڑے کیا اس مال میں زکاۃ ہے ؟ اور اگر ہے تو کون ادا کرے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یتیموں کے مال میں بھی زکاۃ واجب ہے خواہ وہ نقدی روپے پیسے ہوں یا تجارتی سامان ہوں، یا چر کر پیٹ بھرنے والے چاپائے ہوں یا وہ غلہ اور پھل ہوں جن میں زکاۃ واجب ہوتی ہے یتیم کے سرپرست کی ذمہ داری ہے کہ وقت پر ان کے مال کی زکاۃ ادا کرے اگر ان یتیموں کا ان کے وفات یافتہ باپ کی طرف سے کوئی سرپرست نہ ہو تو معاملہ شرعی عدالت میں پیش کیا جائے گا تاکہ عدالت کی طرف سے یتیموں کا کوئی سرپرست متعین کیا جاسکے جو ان کی اور ان کے مال کی نگہداشت کرے اور سرپرست کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور یتیموں اور ان کے مال کی بھلائی کے لیے کام کرے، اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے :

وَيَسـَٔلونَكَ عَنِ اليَتـٰمىٰ قُل إِصلاحٌ لَهُم خَيرٌ ... سورة البقرة ۲۲۰

''اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ سے یتیموں کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان کی اصلاح کرنا ہی اچھا ہے۔''

نیز فرمایا :

وَلا تَقرَبوا مالَ اليَتيمِ إِلّا بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ حَتّىٰ يَبلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوفُوا الكَيلَ وَالميزانَ بِالقِسطِ لا نُكَلِّفُ نَفسًا إِلّا وُسعَها وَإِذا قُلتُم فَاعدِلوا وَلَو كانَ ذا قُربىٰ وَبِعَهدِ اللَّهِ أَوفوا ذٰلِكُم وَصّىٰكُم بِهِ لَعَلَّكُم تَذَكَّرونَ
سورة الانعام ... ۱۵۲

''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے اور ناپ تول پوری پوری کرو، انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔''

اس موضوع پر اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

یتیم کے مال میں سال پورا ہونے کا اعتبار اس وقت سے ہو گا جب ان کے والد کی وفات ہوئی ہے کیونکہ وفات ہی سے مال ان کی ملکیت میں داخل ہوا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 171

محدث فتویٰ